REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N. 61 / 57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸ — شمارہ ۱۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin 143516.

۲۸ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ — ۲۶ شہادت ۱۳۵۸ہش — ۲۶ اپریل ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۷۹/۴/۱۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے متعلق تازہ اطلاع

قادیان ۲۳ شہادت (اپریل) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان، محترمہ بیگم صاحبہ کے علاج کے سلسلہ میں تاحال مدراس میں مقیم ہیں۔ مورخہ ۷۹/۴/۱۸ کے مکتوب سے یہ اطلاع ملی ہے کہ مورخہ ۷۹/۴/۔ کو سیّدہ موصوفہ کو دو تین دفعہ آہستہ آہستہ چلایا گیا۔ تاہم بے حد کمزوری اور ضُعف ہے۔ احباب سیّدہ موصوفہ کی کامل صحت اور بخیر وعافیت مراجعت کے لئے دُعائیں فرماتے رہیں۔

تیسری آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کا کلکتہ میں شاندار انعقاد

اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ظہور!!

رپورٹ مرتبہ:- محترم سیٹھ نصیر احمد صاحب بانی سیکرٹری اُمورِ عامّہ کلکتہ

نظارۃ دعوۃ وتبلیغ کی منظوری سے امسال آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کے لئے ۷، ۸ شہادت (اپریل) کی تاریخیں مقرر کی گئیں اور بفضلہ تعالیٰ ہماری یہ کانفرنس بڑی شان وشوکت اور خوش اسلوبی سے دو دن منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بیرونجات سے دو صد سے زائد مہمان تشریف لائے جن میں اڑیسہ۔ بنگال اور بنگلہ دیش کے احباب بھی شامل ہیں۔ ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعتِ احمدیہ کلکتہ نے احمدیہ دار التبلیغ میں کیا۔

پبلسٹی: تقریباً ڈیڑھ ہزار دعوتی کارڈ غیر از جماعت اور غیر مسلم تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ انگریزی اور بنگالی میں پانچ ہزار ہینڈ بل بھی تقسیم کئے گئے۔ روزانہ اخبارات میں کانفرنس کے انعقاد کی خبر شائع ہوئی۔ اور کلکتہ ٹیلی ویژن نے بھی اپنی نیوز سروس میں خبر نشر کی۔

پہلا دِن

یومِ پیشوایانِ مذاہب: ہمارا پبلک جلسہ

یوم پیشوایانِ مذاہب راما کرشنا مشن کی عالیشان عمارت کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوا۔ سینکڑوں کی تعداد میں سامعین تشریف لائے۔ جن میں غیر از جماعت و غیر مسلم انگریزی دان احباب کثیر تعداد میں شامل تھے۔ نیز وکلاء۔ انجینئرز۔ پروفیسرز اور اعلیٰ افسران جن سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

اس جلسے کی صدارت ڈاکٹر آر۔ کے پودار وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کی تھی۔ مگر وہ وقت پر تشریف نہ لاسکے اس لئے پروگرام کے مطابق ٹھیک ساڑھے پانچ بجے شام یہ اجلاس زیرِ صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید مکرم منیر احمد صاحب باقی سیکرٹری تحریک جدید نے کی اور پھر حاضرین کے افادہ کی خاطر اُن آیاتِ کریمہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سُنایا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال نے موقعہ کی مناسبت سے حضرت مصلح موعود رضؓ کا یہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا ؎

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہُوں

بعد ازاں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان ہیں اور خدا کے فضل سے سارے ارکانِ اسلام پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اسلام امن وشانتی کا مذہب ہے۔ اسلام ہرگز ایسی تعلیم نہیں دیتا کہ ناحق لوگوں کو مارا اور قتل کیا جائے۔ اس ضمن میں بتایا کہ قرآن مجید کے بیان کردہ اُصول کے مطابق دُنیا کی ہر قوم میں نبی اور رسُول مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اور ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جماعتِ احمدیہ امن اور سلامتی کی علمبردار ہے اسی لئے ہم ہمیشہ اور ہر جگہ اس قسم کے جلسے منعقد کرتے ہیں تاکہ مختلف مذاہب وملت کے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں اور رواداری سے رہیں۔ سیاست سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا غرض تمام زندگی ہی نوعِ انسان کے لئے اعلیٰ نمونہ تھی۔ بعدہٗ ریورنڈ وائی۔ ڈی۔ تواڑی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق اور رواداری کی تعلیمات کو بیان کیا۔ اس کے بعد جناب سردار موہن سنگھ صاحب بی۔ اے نے سکھ دھرم کی خصوصیات اور گورو نانک جی کی سیرت کے چند واقعات بیان کئے۔ ازاں بعد جناب پروفیسر ہیرا لعل صاحب چوپڑا نے بزبان انگریزی اپنے مخصوص ولولہ انگیز انداز میں تقریر کی۔ جسے پبلک نے از حد پسند کیا۔ موضوع تھا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ۔ آپ نے فرمایا کہ تعجب کا مقام ہے کہ جو شخص حقیقی اسلام کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے آیا اُسی کو غیر مسلم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے مُریدوں نے اسلام کا جھنڈا وہاں تک پہنچایا جہاں صرف نصف صدی قبل اس کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ حضرت مرزا صاحب نے اسلام کی صحیح تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی مثلاً بتایا کہ جہادِ اکبر یہ ہے کہ انسان اپنے نفسِ امّارہ سے جہاد کرے۔ اور اس کی اصلاح کے لئے کوشاں ہو۔

مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر اُمورِ عامہ کی تقریر بڑے [illegible] سے سُنی گئی جو کہ حضرت شری کرشن جی [illegible] کے بارہ میں تھی۔ موصوف نے اہلِ [illegible] مذہبی کتب کے سنسکرت حوالہ جات بڑے عالمانہ [illegible] پیش کئے۔ ایک باریش مُسلمان بزرگ کا [illegible] مطالعہ حاضرین کے لئے ایک انوکھی بات تھی۔ راقم کے سامنے والی قطار میں چند غیر مُسلم خواتین تشریف رکھتی تھیں۔ خاکسار نے دیکھا کہ وہ بہت متاثر نظر آرہی تھیں۔ مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آپؑ کی آخری تصنیف کا نام ہی "پیغامِ صلح" ہے آپؑ ہمیشہ یہی نصیحت فرماتے رہے کہ ہر قوم کے مذہبی پیشوا قابلِ تعظیم ہیں۔

سوامی اسجانندا جی نے سوامی راما کرشنا کے بارے میں بزبان انگریزی تقریر کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں جو ایسی وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والی تقریبات کا اہتمام کرتی ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر ہمارے بنگلہ دیش سے آئے ہوئے احمدی بھائی جناب احمد توفیق صاحب چوہدری کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ایک دھرم یُگے یُگے" آپ نے بتایا کہ سارے مذاہب کا سرچشمہ ایک خدا ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ ڈاکٹر ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر کسی مریض کو پیٹ درد کی دوا دیتا ہے کسی کو سر درد کی۔ اور کسی کو بخار کی۔ گویا مریض کے مناسب حال علاج میں تبدیلی کر دیتا ہے۔ یہ تقریر بھی جو زبان بنگلہ تھی بہت پسند کی گئی۔

اس دوران ڈاکٹر آر۔ کے پودار صاحب بھی تشریف لاچکے تھے۔ لہٰذا صاحبِ صدر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں (باقی دیکھئے صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹیز: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ رشہادت ۱۳۵۸ ہش

ہندوستانی آئین اور ”مذہبی آزادی کا بل“

حیرت ہے کہ جب ہندوستانی آئین میں ہندوستانی شہریوں کو جو بُنیادی حقوق دیئے گئے ہیں اُن میں واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ہر ہندوستانی کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ کسی بھی مذہب، کو اپنی خواہش اور مرضی سے قبول کر کے اس پر عمل کر سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کی تبلیغ و اشاعت بھی کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود پارلیمنٹ کے ایک ممبر شری او۔پی۔ تیاگی صاحب، کو ایک غیر سرکاری بل ”مذہبی آزادی بل ۱۹۷۸ء“ کے نام سے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی ضرورت کیونکر پیش آئی۔ اور زیادہ حیرت اس پر کہ یہ بل اب پارلیمنٹ کی منظوری کے لئے آنے والا ہے۔

اس بل کا اخبارات میں بہت چرچا ہے۔ تمام تبلیغی مذاہب کے ماننے والے اس بل کی وجہ سے سخت بے چین ہیں۔ اس لئے کہ نام تو اس بل کا ”مذہبی آزادی کا بل“ ہے۔ مگر ۱۹۵۰ء سے منظور شدہ آئین میں دی گئی مذہبی آزادی پر قدغن لگا کر کسی بھی ہندوستانی کو اپنے مذہب کے پرچار اور تبلیغ کرنے کے بُنیادی حق سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اس بل کے مسودہ کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس کے مضمرات کا بھی اچھی طرح جائزہ لیا ہے۔ آئینِ ہند کے مطابق جو لوگ اپنے ضمیر کے تحت مذہب تبدیل کرنا چاہیں، منظور ہو جانے کی صورت میں یہ بل ان کی راہ میں رکاوٹ بنے گا۔

زیرِ نظر مسودہ بل میں تبدیلیٔ مذہب کے سلسلہ میں طاقت، فریب اور تحریص کو قابلِ تعزیری عمل قرار دیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر مبینہ طاقت، فریب اور تحریص کی جو تعریف قانون اور مسودۂ قانون میں بیان کی گئی ہے وہ آج سے ۲۹ سال پہلے کے منظور شدہ مُلکی آئین کے تحت دیئے گئے بنیادی حقوق کو بیسیوں خدشات کا نشانہ بنا دینے کے مترادف ہے۔ اور عوام کی آزادیٔ ضمیر و تبدیلیٔ مذہب کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے۔

جہاں تک کسی مذہب کے قبول کرنے یا کرانے کا سوال ہے اس کا تعلق دل کے اطمینان سے ہے۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ کسی بھی شخص کے دِل پر کسی طرح کا زور اور جبر کسی بھی مذہب کی تبلیغ کے لئے نہ ہی روا رکھا گیا ہے اور نہ ہی ایسے طریقوں سے کوئی بھی مذہب دُنیا میں پھیلا ہے۔ بات صاف ہے کہ جو کوئی اپنے مذہب کا سچا پیروکار ہے اُسے اپنے مذہب پر مکمل اعتماد پورا یقین اور اعتقاد ہے اور وہ علیٰ وجہ البصیرت جانتا ہے کہ اُس کی دانست میں یہی اچھا مذہب ہے تو وُہ کسی کے تحفہ پیش کرنے یا کسی اور طرح کی ترغیب و تحریص سے یا کسی طرح کے زور و جبر کے ذریعہ کبھی بھی اپنا مذہب چھوڑ نہیں سکتا۔ مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ لوگوں نے اپنے مذہبی اعتقادات کے لئے مرجانا پسند کیا ہے۔ طرح طرح کی ایذاء رسانیوں کو برداشت کر لیا ہے۔ مگر اپنے عقیدہ اور مذہب کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ پھر یہ بات کیونکر باور کی جا سکتی ہے کہ کسی شخص کو کوئی دوسرا مذہب قبول کروانے کے لئے مبینہ طاقت، فریب اور تحریص کو عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص اپنے سابقہ مذہب کی بجائے کسی دُوسرے مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے تو اس کا انحصار مذہب قبول کرنے والے کی اپنی مرضی اور خواہش پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے مذہب کی تعلیم۔ ضابطۂ اخلاق۔ طور طریق۔ اُس مذہب کے فرائض اور طریق عبادت اور اس کی تہذیب کا مطالعہ کرتا ہے۔ اسی طرح تاریخ کی روشنی میں نوعِ انسان کے لئے اس کی خدمات کا جائزہ لیتا ہے اور پھر اپنے ضمیر کی آزادی سے اس مذہب میں داخل ہو جانے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس شخص کو دُنیا کی کوئی طاقت اور کوئی دنیوی قانون دِلی عقیدہ رکھنے سے روک نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دستورِ ہند میں ہر شخص کو کسی بھی مذہب کے قبول کرنے کی کھُلی اجازت دی گئی ہے۔ اپنے اپنے مذہب کے پرچار اور اس کی نشر و اشاعت کی اجازت ہے۔ اس پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں۔ لیکن اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو آئین بنانے والوں نے پہلے ہی دستورِ ہند میں اس کی ممانعت کر دی ہوتی۔

شری او۔پی۔ تیاگی کے مبلغ علم کا تو ہمیں علم نہیں۔ لیکن ہم یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ جن قابلِ احترام مُلکی نیتاؤں نے دستورِ ہند کو مرتب کیا اور پارلیمنٹ نے اس کی منظوری دی اور قابلِ عمل قرار پایا وہ سب بزرگ کہیں زیادہ بالغ نظری کے مالک تھے۔ ڈاکٹر امبیدکر ہوں یا ڈاکٹر راجندر پرشاد جی (جن کو بعد میں صدر جمہوریۂ ہند کے عالی منصب پر بھی فائز ہونے کا موقع ملا) اور اُن کے دوسرے تمام ساتھی سب کے سب بلند پایہ علمی اور قانونی بصیرت رکھنے والے تھے۔ اس لئے اگر کوئی ایسی بات ہوتی جیسے ۲۹ سال بعد شری تیاگی ایک نئے بل کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ تو آئین بنانے والے یہ بزرگان اس کی بالضرور صراحت کرتے۔!!

پھر یہ بھی تو اُن نیتاؤں کی بالغ نظری کا نتیجہ ہی ہے کہ انہوں نے مُلک کو سیکولر نظامِ حکومت دیا۔ جس کی بارہا تشریح کر کے واضح کیا جاتا رہا ہے کہ دُنیا کے بعض دُوسرے ممالک کے برعکس ہندوستان کا کوئی بھی سرکاری مذہب نہیں۔ ہاں ہم چونکہ مُلکِ ہند میں بسنے والے افراد متعدد مذاہب کے پیروکار ہیں، اس لئے سیکولر حکومت کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ تمام مذاہب کا یکساں احترام کرے۔ اُن کے پھیلنے پھُولنے کا موقع دے اور اپنے اپنے عقیدہ اور مذہبی نظریات کا پرچار کرنے میں ہر مذہب والے کو مکمل آزادی ہو۔ اور مذہبی معاملات میں حکومتی مشینری کبھی بھی دخیل نہ ہو۔

جناب تیاگی صاحب کے مسودۂ قانون کے تحت قانونی رنگ میں مُلک کے اندر مذہبی آزادی پر پابندی لگانا تو بڑی بات ہے جسے آسانی سے باور نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے کم تر باتوں کے لئے بھی ہمارے ہاں ابھی تک کوئی قانون نہیں بن سکا ہے۔ یا دی گئی آزادی پر کسی طرح سے قدغن نہیں لگائی جا سکی۔ اس بات کی اہمیت کو زیادہ اچھی طرح سے ذہن نشین کرنے کے لئے ایک سیاسی نوعیت کے مسئلہ پر بڑی متانت کے ساتھ غور کر لینا ضروری ہے۔

ہمارے مُلک میں پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کوئی غیر معروف بات نہیں۔ ہر ہندوستانی عاقل بالغ اس سے بخوبی واقف و آگاہ ہے۔ آپ نے بارہا دیکھا یا سُنا ہوگا کہ انتخابات کے وقت ایک شخص کسی سیاسی پارٹی کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیتا ہے۔ اور ووٹروں کی کثرت اُسے پارلیمنٹ یا اسمبلی کی رُکنیت کے لئے منتخب بھی کر دیتی ہے۔ لیکن کچھ وقت بعد ہی یہ صاحب اپنے ووٹروں کی مرضی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض اپنے ضمیر کی آواز کے فیصلے پر پہلی پارٹی چھوڑ کر کسی دُوسری پارٹی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں۔ اس کو اخباری زبان میں دَل بدلی کہا جاتا ہے۔ دَل بدلی کا یہ سلسلہ ایک عام بات ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود آج تک ہندوستان کی کوئی حکومت یا کوئی اور جماعت کوئی ایسا قانون نہیں بنوا سکی جس کے تحت اُس ممبر پارلیمنٹ یا ممبر اسمبلی کی رُکنیت ختم ہو جائے یا اُس کے دَل بدلنے کے نتیجہ میں قانونی طور پر اُسے مستوجبِ سزا قرار دیا گیا ہو۔ اس سیاسی نوعیت کے مسئلہ کے مقابلہ میں مذہب اور عقیدہ کی شان کہیں زیادہ بلند و بالا ہے۔ جو کوئی اپنے ضمیر کی آواز پر اپنے دِلی سکون کی خاطر اور مرنے کے بعد اچھا پھل ملنے کی خواہش پر اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ یا اپنے مذہب کا پرچار کرتا ہے تو اس کے لئے چند موہوم قسم کی شرائط کی آڑ لے کر قانون بنوانا اور اُن لوگوں کو سزا کا مستوجب قرار دیئے جانے کے لئے زمین ہموار کرنا دستورِ ہند کی اصلی رُوح کے منافی ہے۔ اور دستور میں دیئے گئے بنیادی شخصی آزادی کے تحفظات کو مخدوش بنا دینے کے مترادف ہے۔ جسے کسی صُورت میں بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔۔!!

اگرچہ یہ بات کسی قدر تسلّی آمیز ہے کہ گزشتہ دِنوں جب اس مسودۂ بل کے مضمرات سے متاثر ہو کر عیسائی بھائیوں کا ایک وفد وزیرِ اعظم سے ملا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ہمارا ہر لمحہ خدا کے حضور دُعائیں کرتے ہوئے گذرنا چاہیئے کہ اس کے بغیر نہ زندگی ممکن ہے اور نہ اس کا کوئی مزہ

خُدا کرے کہ جماعت کا ہر فرد دُنیا میں قرآن کی عظمت کو قائم کرنے والا اور اُس کے نور کو روشن تر کرنے والا ہو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ر فتح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

جن حالات میں سے جماعت اس وقت تک گذرتی آئی ہے اور اس وقت گذر رہی ہے وہ حالات اس قسم کے ہیں کہ دُعا کے سہارے کے بغیر سانس لینا بھی مشکل ہو جائے ساری ہی دُنیا کو اس لیے ہم نے اپنا دشمن بنا لیا ہے کہ دنیا نے خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑ کر اپنے بتوں کی طرف مائل ہو چکی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اس میں ہو کر زندگی گزارنے کی بجائے عیش و عشرت میں پڑ چکی تھی۔ جب ان کو جھنجوڑا تو وہ غصے میں ہو گئے جب انہیں خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا گیا تو انہیں طیش آیا کہ تم ہمیں اپنے معبودوں سے چھڑوانا چاہتے ہو جب

قرآن عظیم کی حسین تعلیم

ان کے سامنے پیش کی تو ہم نے انہیں غضبناک دیکھا کہ کیا ہم اپنی تعلیمات کو چھوڑ کر تمہاری طرف آجائیں اور کیا تمہارے نزدیک ہماری تعلیمات درست نہیں اور ہمارے عقائد درست نہیں بلکہ بدعقائد ہیں، جب ہم نے انہیں کہا کہ عقل پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اتنی عقل مل چکی ہے کہ اس کے علاوہ ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں غرضیکہ انسانوں میں سے ہر گروہ نے خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑ کر اور قرآن عظیم کی تعلیم سے منہ موڑ کر جیسا کہ خود قرآن عظیم نے اعلان کیا تھا کہ

" یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا " (الفرقان : ۳۱)

اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے طریقے بنا لیے تھے یا قرآن کریم کی طرف توجہ نہ کر کے اپنی ایک طرز زندگی اور اپنے کچھ عقلی محلات بنائے ہوئے تھے جب ان کی کمزوریاں اور ان کے نقائص بتائے گئے تو وہ غصے ہو گئے۔

ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اپنے نمونہ سے اور اپنی فراست سے پیار کے ساتھ ان کو صداقت کی طرف لے کر آنا ہے۔ جب ہم اپنے نفسوں پر نگاہ کرتے ہیں تو خود کو اتنا کمزور اتنا بے بس اور اتنا حقیر دیکھتے ہیں کہ ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کے قابل نہیں پاتے لیکن ہم پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتے کیونکہ ڈالنے والا ہمارا پیارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس نے جماعت کو قائم کیا ہے جس نے اس پودے کو لگایا جس نے پیار سے اس کی آبیاشی کی اور جس نے ہر مرحلہ اور ہر قدم پر اس کی حفاظت اور اس کی نگہداشت اور اس کی نشوونما کے لئے

اپنی قدرت کے جلوے

ظاہر کئے پس ہم اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ نہیں سکتے ان سے منہ موڑ نہیں سکتے گو دُنیا ناراض ہے، دنیا غصے میں ہے، دنیا طیش میں ہے آج دنیا کو ہمارے جذبات خیرخواہی کی سمجھ نہیں آرہی ہے۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہم کمزور ہیں، ہم حقیر ہیں، ہم بے مایہ ہیں، ہمیں کوئی اقتدار سیاسی یا کسی اور قسم کا حاصل نہیں اور نہ ہم اس کی خواہش رکھتے ہیں۔ پھر ہم زندہ رہیں تو کس برتے پر جئیں تو کیسے، اور اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں تو کن وسائل کے ذریعہ، جب ہم یہ سوچتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خلاف ان طوفانوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز ہمارے کان میں یہ کہتی ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنی دُعاؤں کے ساتھ نہایت عاجزانہ دُعاؤں، ابتہال کے ساتھ کی جانے والی دُعاؤں کے ساتھ میرے پاس آؤ اور دُعاؤں کے کھالوں کے ذریعہ (کھال جس میں پانی بہتا ہے) دُعا کی نہر کے ذریعہ میری رحمت کو اور میری برکت کو جذب کرنے کی کوشش کرو۔ دراصل ہمارا ہر لمحہ

خدا کے حضور دُعائیں

کرتے ہوئے گذرنا چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر تو نہ زندگی ممکن ہے اور نہ زندگی میں کچھ مزہ۔

دُعاؤں کے دن کبھی زیادہ اہمیت رکھنے والے ہوتے ہیں اور کبھی عام دن ہوتے ہیں لیکن ہمارے عام دن بھی دُعاؤں کے بغیر اس رنگ میں نہیں گذر سکتے جس طرح کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم گذاریں۔ دُعاؤں کے جو خاص ایام ہیں وہ ایک تو رمضان کے ایام ہیں اور رمضان کے موقع پر جماعت کے علماء مقررین خطیب اور علاقوں کے امیر وغیرہ دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ یہ جماعت میں ایک روایت ہے ان دنوں

قرآن کریم کا درس

بھی ہوتا ہے۔ پھر حج کے ایام ہیں اور وہ بڑی دُعاؤں کے ایام ہیں اور پھر ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں ان کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی اور خاص مواقع بھی بہم پہنچا دیئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے لیے دُعاؤں کے ایک وہ ایام ہیں جو ہمارے لئے ابتلاء پیدا کئے جاتے ہیں جب ہمارا امتحان لیا جاتا ہے جب ہمارے لئے ابتلاء کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ تب دراصل اللہ تعالیٰ ہمارے لئے

انتہائی دُعا کے سامان

انتہائی اضطرار کے ساتھ دُعا کے سامان اور انتہائی عاجزی کے ساتھ دُعا کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے اور دُعاؤں کے کچھ وہ ایام ہیں جو ہر سال ہی ایک چکر میں آتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارا جلسہ سالانہ ہے۔

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اللہ خیر رکھے تو انشاء اللہ آئندہ جمعہ جلسہ کی تقاریر کے جو تین دن ہیں ان میں آئے گا۔ ویسے تو ہمارا جلسہ آٹھ دس دن پر پھیلا ہوا ہے۔ لیکن تقریروں کے تین دن ہیں اور امسال ان میں سے پہلا دن جمعہ ہے اور وہ اگلا جمعہ ہے یعنی آج کے بعد کا خطبہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس رحمت اور اس کی منشاء کے مطابق وہاں سامنے جو جلسہ گاہ بنے گی اس میں دیا جائے گا۔ ساری دنیا کے احمدی جمع ہوں گے اس موقع پر ان کو کچھ باتیں سنائی جائیں گی۔ جمعہ کے خطبہ میں بھی اور باقی ایام میں بھی۔ میں بھی اور میرے دوست اور ساتھی بھی تقاریر کے ذریعے اور گفتگو کے ذریعے اپنی مجالس میں خدا اور رسول کی باتیں جماعت کے کانوں تک پہنچائیں گے ان ایام میں خاص طور پر دُعاؤں کی ایک فضاء پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس سے قبل بھی ہمارے لیے خاص طور پر

دُعاؤں کے ایام

ہیں۔ بہت سے دوست جلسہ کے لیے چل پڑے ہیں بلکہ اس سے پہلے مجھے لکھنا چاہیئے تھا کہ بہت سے دوست جلسہ کی خاطر ہزارہا میل کا سفر طے کر کے ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ بہت سے دوست ربوہ آنے کے لیے اور جلسہ میں شمولیت کے لئے آج ہوائی جہازوں میں سوار ہو گئے ہیں بہت سے لوگ

جلسہ میں شمولیت کے لیے تیاری

کر رہے ہیں پھر جوں جوں ۲۶ تاریخ قریب آتی جائے گی (یعنی تقاریر کے دن قریب آتے جائیں گے۔ کیونکہ ۲۶ کو تقریروں کا جلسہ شروع ہوتا ہے) ربوہ

میں داخل ہونے والوں کی روزانہ حاضری بڑھتی چلی جائے گی۔ اور میرا اندازہ ہے کہ آخری دن یعنی ۲۵ تاریخ سے ۲۶ تاریخ کی صبح تک کوئی ۲۵ - ۳۰ ہزار نفوس اس چھوٹے سے قصبہ میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ کسی دنیوی غرض یا دنیا کی تجارت کے لئے نہیں آتے لیکن وہ ایک ایسی تجارت کے لئے آتے ہیں جس سے بہتر کوئی تجارت ممکن نہیں ہے یعنی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کچھ باتیں سننے کچھ عزم کرنے اور کچھ ارادے پختہ کرنے کے لئے وہ یہاں آتے ہیں۔

یہاں کے جو دوست ہیں یعنی اہل ربوہ جلسہ کے ایّام میں ان کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور ان کی فراخی میں اضافہ ہو جاتا ہے وہ اپنے اخلاق اور اپنے میل جول کے

ایک ناز کہ دور ہیں

داخل ہوتے ہیں۔ ان کو سال کے ہر دن ہی جماعت کے سامنے اور دنیا کے سامنے ایک نمونہ پیش کرنا چاہیئے لیکن ان ایّام میں جب کہ اجتماع ہو ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی یہ ذکر ہے کہ اجتماع کے موقعہ پر ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں زبان پر ذمہ داری پڑتی ہے۔ مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے، ان کے لئے کھانا لانے، ان کو کھانا پیش کرنے، کھانا کھلانے، ان کے برتن دھونے وغیرہ کے دوران اس کی طرف شاید کسی کی توجہ نہ ہوتی ہو۔ لیکن یہ بڑا کام ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان ایّام میں ربوہ کئی لاکھ برتن تو دُھلتے ہی ہوں گے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے لیکن چونکہ خدا کے پیار کے حصول کے لئے جماعت کو اس کی عادت پڑ چکی ہے اس واسطے ان کی توجہ اس طرف نہیں ہوتی وہ اپنا کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ بہرحال بہت بڑی ذمہ داریاں آپڑتی ہیں۔ ذمہ داریوں کی فضا بدل جاتی ہے۔ اخلاق کے اظہار کی فضا مختلف ہو جاتی ہے۔ اس وقت پیار کے موقعے ہوتے ہیں۔ ملنا ملانا۔ باتیں کرنی۔ آنے والوں کا خیال رکھنا اور اپنا خیال رکھنا ہوتا ہے۔

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

یہ بھی تو ہے اپنا یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ بیمار نہ ہو جائیں کہ اس ثواب سے محروم ہونا پڑے۔ گھر والوں کو یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ ناسمجھ بچے جن کی عمر ابھی پختہ نہیں ہوئی جن کے دماغ ابھی پختہ نہیں، کہیں وہ اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں غفلت اور کوتاہی نہ کرنے والے ہوں۔

ہر ذمہ داری جو انسان پر پڑتی ہے (ایک احمدی کی زندگی میں) وہ اس کو ایک جھٹکا دے کر اسے اپنے خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ کہتی ہے کہ میں ذمہ داری آگئی ہوں لیکن تو اس ذمہ داری کو تب ہی نباہ سکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا فضل تیرے شامل حال ہو اس واسطے جا اور اپنے رب کے حضور جھک اور اس سے دعا کر اور اس سے مدد مانگ اور اس سے توفیق حاصل کرنے کی کوشش کر۔ پس دوست ابھی سے دعائیں کرنی شروع کر دیں خاص طور پر

جلسہ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی

کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو ہزار ہا میل سے غیر ممالک سے چل کر یہاں پہنچ گئے ہیں۔ یا روانہ ہو گئے ہیں اور ہوائی جہازوں میں بیٹھے ہیں میرے علم میں ہے کہ اب بھی سینکڑوں احمدی مصروفِ پرواز ہیں اور جلسہ کے لئے آرہے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس دُور دراز کے سفر میں ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ انہیں صحت سے رکھے اللہ تعالیٰ انہیں ان دعاؤں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کا مطالبہ یہ جلسہ ان سے کر رہا ہے وہ اپنے پیچھے بہت سے رشتہ دار چھوڑ آئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ وہ لوگ یہاں کے فیوض اور برکات سے خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اپنی جھولیاں بھریں اور بہت فائدہ اٹھا کر واپس جانیوالے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا مستقبل ان کے ماضی سے زیادہ روشن کرے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو وہ پہلے سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں۔ اور ان کو ہر قسم کی ان برکات سے وافر حصّہ ملے جن برکات کے لئے مہدی معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے دعائیں کی ہیں یہ تو میں غیر ممالک کی بات کر رہا تھا۔ یہاں پاکستان کے دُور دراز علاقوں سے بھی اس سردی میں اتنے پیارے لوگ آتے ہیں کہ میں افسر جلسہ سالانہ رہا ہوں اور اسپیشل گاڑیوں پر مہمانوں کا استقبال کرتا رہا ہوں مجھے معلوم ہے کہ مائیں دودھ پیتے بچوں کا بھی خیال نہیں رکھتیں۔ جس وقت ربوہ میں گاڑی کھڑی ہوتی ہے اتنا پیار ان کو اپنے مرکز ربوہ سے ہے۔ ربوہ کی اینٹوں سے نہیں اور نہ یہاں کے گارے اور سیمنٹ سے یا جھونپڑوں سے یا یہاں کے مکانات سے ہے بلکہ ربوہ سے ان کو اس لئے پیار ہے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

اور آپ کے جلال کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے جو تحریک چلی تھی اس کا یہ مرکز بن گیا ہے۔ یہ اس تحریک کا مرکز ہے اس لئے ان کے دلوں میں وہ پیار اور محبت ہے۔ یہاں آکر وہ ساری تکلیف کو بھول جاتے ہیں اور دعا کریں خدا کرے کہ ان ایام میں ان کو کوئی تکلیف کبھی نہ پہنچے اور بعد میں آنے والے ایّام میں بلکہ وہ ہمیشہ ہی اللہ کی پناہ میں رہیں۔

جو اہل ربوہ ہیں ان کو کبھی ہم غصے بھی ہوتے ہیں کبھی ان کی کمزوریوں کی طرف بھی انہیں توجہ دلاتے ہیں کیونکہ مومن کا ہر قدم ہر آن پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جماعت میں بھی ایک ایسا گروہ ہے کہ یہاں کی اکثریت

انتہائی قربانیاں کرنے والی

ہے اور دنیا کے نقشے میں اس قسم کی کمیونٹی (Comunity) اور کوئی قصبہ انسان کو نظر نہیں آئے گا۔ یہ چھوٹا سا قصبہ جس کی آبادی اب شاید بمشکل ۱۷/۱۸ ہزار ہو گی، یہ تقریباً ایک لاکھ مہمانوں کو سنبھال لیتا ہے اور پتہ بھی نہیں لگتا وہ کیا چیز ہے جو ان کو سنبھالتی ہے؟ ان کو ایک اہل ربوہ کا پیار سنبھالتا ہے ان کو اہل ربوہ کی خدمت کا جذبہ سنبھالتا ہے۔ ان کو اہل ربوہ کی دعائیں سنبھالتی ہیں۔ اہل ربوہ پر بھی اللہ تعالیٰ بڑا ہی فضل کرے اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق دے اور انہیں اجرِ عظیم عطا کرے اور ان کی نسلوں کو بھی اس ذمہ داری کے سمجھنے اور اس کے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

دعائیں کریں کہ آنے والے بھی اور یہاں کے رہنے والے بھی سارے کے سارے قرآن کریم کے علوم کو سیکھنے والے، سمجھ کر سیکھنے والے ہوں، ان پر عمل کرنے والے ہوں اور علوم کے ان خزانوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ عظمت قرآن کو دنیا میں قائم کرنے والے اور نورِ قرآن کو دنیا میں روشن کرنے والے ہوں۔ پس دعاؤں کے ان ایام میں غفلت سے کام نہ لیں بلکہ بے حد دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ آسمانوں سے

خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول

ہو۔ اور وہ آپ کے لئے حفاظت کا اور آپ کے لئے امن کا اور آپ کے لئے سلامتی کا اور آپ کے ذہنوں کے جلاء کا اور آپ کے عزم کے نئے پختگی کا سامان پیدا کرنے والے ہوں۔ اور وہ دن جلد آئے کہ جب ہم توحید کو ساری دنیا میں غالب دیکھیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو ہر دل میں "کِلّے" کی طرح گڑا ہوا پائیں۔ اور ہماری زندگی کا مقصد ہمیں مل جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں حاصل ہو کہ جسے خدا تعالیٰ کی رضا مل جائے اسے پھر نہ اس دنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ اُس دُنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت رہے گی۔

دعا

دُعائیں کرو

اور میں یہ دعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے صحیح رنگ میں دعا کرنے کی توفیق عطا کرے اور پھر انہیں قبول کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق دے اور مقبول اعمال ہم سے سرزد ہوں۔

اللّٰھُمَّ آمین ⁂

بدر قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء

تیسری اور آخری قسط

جماعت احمدیہ کے بارہ میں پیدا کردہ
غلط فہمیوں کا ازالہ

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد

حاضرین کرام! جہاد کے بارے میں جماعت احمدیہ کے مذکورہ موقف کو دیکھ کر ایسے علماء جو ہر بات کو سیاسی عینک سے دیکھنے کے عادی ہیں، جماعت احمدیہ کے خلاف یہ غلط فہمی بھی پھیلاتے رہتے ہیں کہ یہ جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا اور سامراجی طاقتوں کا آلۂ کار ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک دینی اور الٰہی جماعت ہے۔ اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ اس جماعت کو تجدید و احیائے دین اور غلبۂ اسلام کے لئے خدا نے اپنے ہاتھ سے قائم فرمایا ہے۔ ایسا الزام لگانے والوں کو غالباً جماعت احمدیہ کے صاف و شفاف آئینے میں اپنا ہی مکروہ چہرہ نظر آتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کرنے سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ موجودہ وقت میں خود آنحضرت صلعم کے فرمان کے مطابق دینی لڑائیوں کی ضرورت ہی باقی نہ رہی تھی جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اور اگر یہ بات درست، نہ تھی اور روح اسلام کے خلاف تھی تو پھر ہمارے مخالف علماء بتائیں کہ نوّے سالہ اس دور میں انہوں نے کتنے جہاد بالسیف کے کارنامے سر انجام دیئے ہیں؟ انہوں نے کیوں انگریزوں کے خلاف جہاد نہیں کیا؟ اور کیوں ہر مکتب فکر کے علماء نے انگریزوں سے جہاد جائز نہ ہونے کا فتویٰ دیا تھا؟ بس ہمارے مخالفین ہی اپنے فتاویٰ اور اپنے طرز عمل سے سامراجی طاقتوں کا آلۂ کار ثابت ہوتے ہیں۔ اس تعلق میں چند دلچسپ حوالے آپ کے سامنے پیش ہیں:-

بریلوی صاحبان

بریلوی صاحبان کے متعلق شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان نے لکھا:-

"انگریز کے اولو الامر ہونے کا اعلان کیا۔ اور فتویٰ دیا کہ ہندوستان دار الاسلام ہے انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا۔"

(چٹان لاہور ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

نجدیت کا پودا

اہلحدیثوں کے متعلق مدیر طوفان ملتان لکھتے ہیں:-

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا ہندوستان میں بھی کاشت کیا۔ اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا۔"

(طوفان ۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

ندوۃ العلماء لکھنؤ

دار العلوم ندوۃ العلماء کے ترجمان "الندوہ" لکھنؤ نے اپنی اشاعت جلد ۵ جولائی ۱۹۰۸ء میں تحریر کیا:-

"اس (دار العلوم) کا اصل مقصد روشن خیال علماء کا پیدا کرنا ہے اور اس قسم کے علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکات حکومت سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں۔"

مفتیان مکہ معظمہ

شورش کاشمیری مدیر چٹان نے اپنی تالیف کردہ ایک کتاب "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کے صفحہ ۱۳۱ میں تحریر کیا ہے کہ:-

"جمال دین ابن عبد اللہ شیخ عمر حنفی مفتی مکہ معظمہ، احمد بن ذہبی شافعی مفتی مکہ معظمہ۔ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ سے بھی فتاویٰ حاصل کئے گئے۔ جن میں ہندوستان کے دار الاسلام ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔"

شیعہ موقف

شیعہ مجتہد علی الحائری کہتے ہیں:-

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے کہ جس حکومت میں انصاف پسندی اور مذہبی آزادی قانون قرار پا چکی ہے۔ جس کی نظیر اور مثال دنیا کی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں صمیم قلب سے برٹش گورنمنٹ کا احسان مند اور شکر گزار رہنا چاہیئے۔"

(موعظہ تحریف قرآن بابت اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۶۷ - ۶۸)

حضرات! یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے مخالف علماء عوام کو یہ کہہ کر بھی جماعت احمدیہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو انگریزی حکومت سے دنیاوی منافع حاصل ہوتے تھے۔ اُن کو گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ تنخواہ ملتی تھی۔ اسی لئے انہوں نے جہاد کو ممنوع قرار دیا۔ حالانکہ یہ بھی ایک سراسر بہتان اور الزام ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"ایسی گورنمنٹ جو درحقیقت محسن اور مسلمانوں کے خون و آبرو کی محافظ ہے اس کی سچی اطاعت کی جائے۔ میں گورنمنٹ سے ان باتوں کے ذریعہ سے کوئی انعام نہیں چاہتا۔ میں اس سے درخواست نہیں کرتا کہ اس خیر خواہی کی پاداش میں میرا کوئی لڑکا کسی معزز عہدہ پر ہو جائے ...... تم خدا سے ڈرو اور ناحق کی تہمتیں مت لگاؤ۔"

(اشتہار مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۴۶)

ایسی صورت میں ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں اور واقعات بھی ہماری تائید کرتے ہیں کہ ہمارے مخالف علماء حضرات جو دل میں تو انگریزوں سے جہاد فرض سمجھتے تھے، مگر کرتے نہیں تھے۔ وہ دنیوی منفعت کی خاطر ہی عدم جوازِ جہاد کے فتوے لکھتے تھے کیونکہ اُن میں سے کسی نے بھی گزشتہ نوّے سال میں انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف نہیں کیا۔

چنانچہ چند سال پیشتر اخبارات میں اُن کے رازہائے سربستہ کا کچھ انکشاف ہوا ہے وہ میں احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

مثلاً اخبار ہفت روزہ "سوادِ اعظم" لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۲ء میں مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے حوالہ سے بعض لوگوں کی روایت کی بناء پر یہ انکشاف کیا کہ:-

"مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (دیوبندی) کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومتِ انگریزی کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔"

اسی طرح اخبار طوفان ملتان نے ۷ نومبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں یہ دو انکشاف کئے ہیں کہ:-

(۱) "کلکتہ میں جمعیۃ العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کی ایماء سے قائم ہوئی۔"

(۲) "مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا۔"

اسی طرح مشہور یہی ہے کہ مجلس احرار نے جب مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں تمام مسلمانوں کی مخالفت کی اور حکومت انگریزی سے کچھ بھی [illegible] بغیر معاوضہ کے نہیں کیا تھا۔

امام جماعت احمدیہ کا چیلنج

[illegible]

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یا جماعت احمدیہ نے کبھی انگریزی حکومت کی جائز تعریف اور ان سے جہاد یعنی دینی اختلاف کی وجہ سے قتال کرنے سے منع کرنے کے بدلے میں کوئی دنیوی معاوضہ لیا ہو۔ ۱۹۳۵ء میں جب احرار کا انگریزی افسر حکام سے چولی دامن کا ساتھ تھا اور حکومت پنجاب مع گورنر اور افسرانِ بالا، جماعت احمدیہ کی مخالفت پر تُلی ہوئی تھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان الفاظ میں انگریزی حکومت کو چیلنج کیا تھا:-

"جب تک انسان کسی کو اپنا دوست سمجھتا ہے اس وقت تک اگر کوئی راز اس کا معلوم ہو تو وہ اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ اسے چھپاتا ہے اور یہ کہتا ہے میرا دوست ہے۔ لیکن گورنمنٹ کا موجودہ رویہ بتا رہا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے نہیں بلکہ مخالفوں میں سے سمجھتی ہے ایسے موقعہ پر میں حکومت کو متواتر چیلنج دے چکا ہوں کہ وہ ثابت کرے ہم نے کبھی اس سے کوئی ایسا فائدہ اٹھایا ہو جو رعایا کے عام حقوق سے بالا ہو۔ اگر ہم نے اس کی خدمت کر کے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا ہے تو اب اس کا فرض ہے کہ وہ اسے دنیا کے سامنے پیش کر کے ہمیں لوگوں میں شرمندہ کرے ..... مخالف کہتے ہیں احمدیوں کے خزانے گورنمنٹ بھرتی ہے اگر واقعہ میں یہ بات درست ہے تو اب گورنمنٹ کے لئے خوب اچھا موقعہ ہے وہ اعلان کر دے کہ فلاں موقعہ پر ہم نے احمدیوں کو اتنا روپیہ دیا تھا۔"

(الفضل ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

احباب کرام! جماعت احمدیہ پر اس قسم کا الزام صرف زمانۂ ماضی کی بات نہیں ہے بلکہ موجودہ وقت میں بھی ہم پر یہ الزام لگایا جاتا اور لگایا جا رہا ہے کہ احمدی یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ اور یہ تحریک یہودیوں کے سرمایہ سے چل رہی ہے۔ حالانکہ اس فرسودہ بے بنیاد اور لچر قسم کے الزام میں ذرّہ بھر بھی صداقت نہیں ہے۔ اور ابھی میں نے جو حوالے پیش کئے ہیں اُن کی روشنی میں اس قسم کے معترضین و حاسدین سے میں یہی کہوں گا کہ ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں!!
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

پس جماعت احمدیہ اور بانیٔ جماعت احمدیہ کو جو لوگ سامراجی طاقتوں کا آلۂ کار مشہور کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خود اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اُن کا اپنا کردار کس قدر داغدار ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے پاک ہے۔ اور اب بھی ہم ایسے بہتان تراشوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ سلسلہ احمدیہ کو کوئی حکومت یا کوئی ملک کسی قسم کی بھی مالی امداد کر رہا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی تائید و نصرت سے یہ جماعت دن دُونی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اور غلط فہمیاں پھیلانے والے حاسدین و مخالفین ناکام و نامراد ہوتے چلے جارہے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ اُن لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ وہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

تکفیرِ منکرین کا مسئلہ

حضرات! ایک اعتراض آجکل جماعت احمدیہ پر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ احمدی حضرت مرزا صاحب کے منکرین کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اُن کو امام الصلوٰۃ نہیں بناتے۔ اُن کے جنازے نہیں پڑھتے۔ اُن سے مناکحت نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ اعتراض جس قدر مضحکہ خیز ہے اس سے کہیں بڑھ کر افسوسناک بھی ہے۔ کیونکہ جب حضرت مرزا صاحب قادیانی، بانی جماعت احمدیہؑ نے وفاتِ مسیح کا اعلان کیا اور اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اس وقت دوسو سے زائد مولویوں نے آپؑ کو اور آپ کی جماعت کو کافر قرار دیا اور یہ فتوے دیئے کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ اُن کے پیچھے نماز حرام ہے اگر یہ مسجد میں داخل ہوں تو مسجد پلید ہو جائے گی۔ ان کا مال چُرانا درست ہے۔ یہ واجب القتل ہیں وغیرہ۔

پس کُفر کا فتویٰ دینے اور دیگر معاملات میں سوشل بائیکاٹ کرنے کا فتویٰ پہلے ہمارے مخالف علماء نے دیا۔ جب اس معاملہ میں اُن کی طرف سے پہل ہوئی تو اس کے ردِّ عمل کے طور پر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ جو ایک کلمہ گو کو کافر کہتا ہے تو حدیثِ نبوی کی رُو سے وہ کفر اُلٹ کر اُسی پر پڑتا ہے۔ لہذا ہمارے مخالف بھی اس فتویٰ کی زد میں آکر کافر بن گئے۔ اب ہم بھی اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے، نہ اُن کا جنازہ پڑھیں گے اور نہ مناکحت کریں گے۔

پس ہمارے مخالفین جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدی غیر از جماعت لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں، اُنہیں یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ کُفر کا فتویٰ پہلے خود اُنہی کے علماء نے جماعت احمدیہ پر لگایا۔ جماعتِ احمدیہ نے تکفیر المسلمین میں ہرگز سبقت یا پہل نہیں کی۔ اسی بات کو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے یُوں بیان فرمایا کہ:-

"کیا کوئی مولوی یا کوئی اَور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کُفر سے پہلے شائع ہُوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگادیں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے ...... پھر جبکہ ہمیں اپنے فتوؤں کے ذریعہ سے کافر ٹھہراچکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہوگئے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اُلٹ کر اُسی پر پڑتا ہے تو اس صُورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب انہی کے اقرار کے ہم انہیں کافر کہتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰)

اِسی طرح آپؑ نے فرمایا ؎

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کُفر پر کرتے ہیں مُہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

لیکن اگر اس کے باوجود آجکل ہمارے مسلمان بھائیوں کو اصرار ہو کہ جماعت احمدیہ اپنے اس موقف میں نظرِ ثانی کرکے اس تکفیر کو واپس لے لے تو اس کے لئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی اسی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵ میں یہ "سہل علاج" بیان فرمایا ہے کہ:-

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جبکہ قریباً دوسَو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کُفر کا فتویٰ لکھا گیا اور اُنہیں کے فتویٰ سے یہ ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دُوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو اُن کو چاہیئے کہ اُن مولویوں کے بارہ میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب مَیں اُن کو مسلمان سمجھ لوں گا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذّب نہ ہوں۔"

پس جب تک غیر احمدی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فتویٰ دینے والوں کے کُفر کا اشتہار نہ دے دیں تب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ یہ سہل علاج حضورؑ نے بارہا الحکم اور بدر نامی اخبار میں بھی پیش کیا ہے۔ مگر کسی کو بھی اس طریق کو اختیار کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ ہم پر تکفیر المسلمین کا اعتراض کرنے والوں پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

بھائیو! جماعت احمدیہ کے خلاف ہمارے مخالف علماء کا یہ طرزِ عمل ہمارے لئے کوئی قابلِ تعجب بات نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:-

"اِذَا خَرَجَ هٰذَا الْاِمَامُ الْمَهْدِیُّ فَلَیْسَ لَهٗ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِلَّا الْفُقَهَاءُ خَاصَّةً۔"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)

یعنی جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے تو اُن کے کُھلے دشمن بالخصوص فقہاء ہی ہوں گے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ ایک خالص اسلامی جماعت ہے جو حقیقی اسلام کی علمبردار اور عُشاق و خُدام ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ یہ وُہ جماعت ہے جس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا بے نظیر نظام قائم ہو چکا ہے یہی وہ واحد جماعت ہے جس میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت قائم ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے اور یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے مؤید جماعت ہے اور اسی جماعت نے موجودہ دہریت و الحاد کے دَور میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ پیش کیا ہے چنانچہ شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ فرماتے ہیں:-

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہُوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۷-۱۸)

اور علامہ نیازؔ فتحپوری رقمطراز ہیں:-

"اِس وقت تمام اُن جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں صرف ایک جماعت ایسی ہے جو بانیٔ اسلام کی متعیّن کی ہوئی شاہراہِ زندگی پر پُوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے۔ گو اِس کا احساس تنہا مجھ ہی کو نہیں بلکہ احمدی جماعت کے مخالفین کو بھی ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مجھے اس کے اظہار میں باک نہیں اور اُن کو رعونتِ نفس یا احساسِ کمتری اس اعتراف سے باز رکھتا ہے۔"

(رسالہ "نگار" ماہ نومبر ۱۹۵۹ء)

پس ہمارے مخالفین جس قدر چاہیں ہمارے خلاف غلط فہمیاں پھیلائیں۔ جس قدر چاہیں جھوٹے پروپیگنڈے کریں۔ جس قدر چاہیں ہم پر کُفر کے فتوے لگائیں۔ جتنا جی چاہے بُرا بھلا کہیں۔ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جس قدر چاہیں قرار دادیں پاس کریں، لیکن یہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کی نوّے سالہ تاریخ اس امر پر شاہدِ ناطق ہے کہ آخر کار معاندین و مخالفین ناکام و نامراد ہوئے اور جس جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے اُنہوں نے ناخنوں تک زور لگایا وہ جماعت آج خدا کے فضل سے اکنافِ عالم میں مضبوط بنیادوں پر ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی زندگی میں جو دُوسری صدی آئے گی وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ جس کے استقبال کے لئے ہم تیاری کر رہے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس قدر ہماری مخالفت ہوگی اسی قدر ہماری جماعت ترقی سے ہمکنار ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سُنو! کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں...... دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا میں اس کے ساتھ ہوں اور وُہ میرے ساتھ ہے۔"

(انوارالاسلام صفحہ ۲۳)

نیز آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

"خوش رہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہوگے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی۔ اور رُوح القُدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہوسکے گا۔ خُدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سُنو اور چُپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۲)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وُہ اپنی اِس جماعت کو تمام مُلکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجّت اور بُرہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وُہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں غلبۂ اسلام کے دن جلد دکھائے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور الٰہی تدابیر

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ

قارئین کرام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ گزشتہ سال ماہ جون میں لنڈن میں مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔ جس کا اہتمام ہماری جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا اور جس میں شرکت کے لئے ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود بھی بنفس نفیس تشریف لے گئے تھے۔

اس کانفرنس میں جو محض للہ احقاق حق کی غرض سے منعقد کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو کامیابی عطا فرمائی اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ بہت سے عیسائیوں کے سمجھدار اور سعادت مند افراد نے اس امر کو صدق دل سے تسلیم کر لیا کہ جو کچھ اس کانفرنس میں مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر بیان کیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے چونکہ اس موضوع کا تعلق الٰہی تدابیر کے ساتھ بھی ہے اس لئے خاکسار زیر نظر مقالہ میں قرآن کریم، بائیبل اور دیگر تاریخی شواہد کو مد نظر رکھتے ہوئے بتوفیق ایزدی صرف یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ الٰہی تدابیر کیا تھیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے علماء یہود کی مخالفانہ کوششوں اور تدبیروں کے باوجود مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے نجات عطا فرما کر یہ ثابت کیا کہ وہ نعوذ باللہ ملعون نہیں جیسا کہ یہود خیال کرتے ہیں بلکہ وہ اس کا مقرب اور برگزیدہ بندہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔

(پارہ ۳ رکوع ۱۳)

کہ انہوں نے (یعنی مسیح کے دشمنوں نے) بھی تدابیر کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ تمام تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کے دشمنوں کے مقابل پر اپنی تدابیر کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ تمام تدبیر کرنے والوں کے مقابل پر اللہ کی تدبیر ہی ہمیشہ بہتر کارگر اور کامیاب ہوا کرتی ہے۔

قرآن کریم اور بائیبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے دشمن ان کے خلاف یہ تدبیریں کر رہے تھے کہ مسیح علیہ السلام کا نعوذ باللہ صلیبی موت کے ذریعہ جھوٹا اور لعنتی ہونا ثابت کریں اور اس طرح عوام الناس کو اس کے خلاف یہ کہہ کر ورغلائیں کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور وہ اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ دشمنوں کی ان تدابیر کے مقابل اللہ تعالیٰ کی بہتر اور کامیاب تدبیر یہی ہو سکتی ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات عطا فرما کر اس کا اپنی بارگاہ میں مقرب اور برگزیدہ ہونا ثابت کرے اس کے علاوہ اور کوئی تدبیر عند العقل ایسی تجویز نہیں کی جا سکتی کہ جسے علماء یہود کی تدابیر کے بالمقابل مسیح علیہ السلام کے لئے بہتر اور کامیاب تدبیر کہا جا سکے۔

مگر اس حقیقت کے باوجود کہ از روئے عقل مسیح علیہ السلام کا صلیبی موت سے نجات پانا ہی ان کے سچا ثابت ہونے کے لئے ضروری تھا اور باوجود اس کے کہ قرآن کریم اور بائیبل دونوں کتب بھی اس واقعہ کو ایسے رنگ میں پیش کرتی ہیں کہ جس سے اس حقیقت کی تائید اور تصدیق ہوتی ہے مگر پھر بھی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

(پارہ ۶ رکوع ۲)

کہ ان لوگوں کے پاس اس بارہ میں کوئی صحیح علم نہیں ہے

مسلمان اور عیسائی دونوں ہی اس واقعہ کی اصل حقیقت سے بے خبر ہیں اور دونوں میں اس واقعہ کے متعلق ایسے بے ہودہ اور غلط خیالات پائے جاتے ہیں کہ جنہیں عقل اور نقل کی رو سے کسی طرح بھی درست ثابت نہیں کیا جا سکتا مسلمانوں کی اکثریت اس واقعہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ علماء یہود کی کوششوں سے جب پیلاطوس نے مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ فیصلہ دے دیا کہ اسے صلیب دے کر مار دیا جائے اور اس کے لئے وقت مقرر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے وقت مقررہ سے تھوڑا پہلے قید خانہ کی چھت پھاڑ کر آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور آپ کی جگہ ایک اور شخص کو آپ کی شکل دے دی جسے رومی سپاہیوں اور یہودی علماء نے غلطی سے پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا اور اس کے یہ شور مچانے کے باوجود کہ میں وہ نہیں ہوں اس کی ایک نہ سنی۔

مگر اس کے برعکس عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جسے صلیب پر چڑھایا گیا وہ خود مسیح علیہ السلام ہی تھے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت گنہگاروں کے گناہوں کے لئے کفارہ کے طور پر آپ کو صلیب پر چڑھنا پڑا۔ صلیب پر آپ نے وفات پائی۔ دو دن تک آپ اسی حالت میں رہے۔ مگر تیسرے دن دوبارہ جی اٹھے اور پھر چالیس روز تک زمین میں رہے اور اپنے حواریوں اور دیگر ایمان لانے والوں سے ملتے رہے اور پھر آسمان پر اٹھا لئے گئے اور اب آسمان پر خدا باپ کے داہنی طرف بیٹھ گئے۔

یہ دو قسم کے عقیدے ہیں جو مسیح علیہ السلام کے پیش آنے والے واقعہ صلیب کے متعلق تمام مسلمانوں اور عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ دونوں عقیدے ہی قرآن کریم اور بائیبل کی تعلیم کے خلاف اور اس کی پیشگوئیوں کی رو سے سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں پہلے عقیدہ کو اگر درست مان لیا جائے تو اس سے قرآن کریم کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے اور دوسرے عقیدہ کو اگر درست مان لیا جائے تو اس سے بائیبل کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے اور پھر دونوں عقیدوں کی رو سے خدا تعالیٰ پر یہ الزام آتا ہے کہ اس نے نعوذ باللہ اپنی سنت مستمرہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے یہودی علماء کے مقابل پر کیسی غلط اور کمزور تدبیر کی کہ جس کی ایک معمولی عقل و شعور رکھنے والے صاحب اختیار انسان سے بھی توقع نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس تدبیر کی رو سے مسیح علیہ السلام کے مقابل پر علماء یہود کا سچا ثابت ہونا اور مسیح علیہ السلام کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا برگزیدہ رسول قرار دیا ہے۔ علماء یہود کے مقابل پر جھوٹا ثابت ہونا لازم آتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں عقیدے ہی سراسر غلط اور اللہ تعالیٰ کی قادرانہ شان اور اس کی سنت کے منافی ہیں۔ نہ تو اللہ تعالیٰ نے یہود سے ڈر کر مسیح علیہ السلام کو چھت پھاڑ کر آسمان پر اٹھا لیا اور کسی اور بے گناہ کو آپ کی شکل دے دی تاکہ آپ کی جگہ یہود اس کو صلیب دے کر مطمئن ہو جائیں اور نہ ہی آپ نے جیسا کہ عیسائی خیال کرتے ہیں صلیب پر کلیتہً وفات پائی بلکہ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔

(پارہ ۶ رکوع ۲)

کہ نہ انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا بلکہ وہ ان کے لئے مشابہ بالمصلوب ہو گیا۔

بالکل اسی طرح اس زمانے میں کسی کو مارنے کے دو ہی طریق تھے یا تو اس کو قتل کر دیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعۂ صلیب سے قبل یہ خدا نبی یعنی یحییٰ علیہ السلام کو ہیرودیس بادشاہ کے حکم سے قید خانہ میں قتل کر دیا گیا تھا اور یا پھر کسی کو صلیب دے کر مارا جاتا تھا مگر کسی کو صلیب پر مارنے کا طریق یہ تھا کہ جب صلیب پر کچھ عرصہ رہنے کے بعد وہ بالکل بے لبس ہو جاتا تو پھر صلیب سے اتار کر اس کی ہڈیاں توڑ دی جاتیں اور اس طرح اس کا خاتمہ کر دیا جاتا مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہ تو یحییٰ علیہ السلام کی طرح قتل کیا گیا اور نہ ہی صلیب سے اتارنے کے بعد دستور کے مطابق آپ کی ہڈیاں توڑ کر آپ کو کلیتہً ختم کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ صلیب سے آپ کو نہایت احتیاط کے ساتھ ایسی بے ہوشی کی حالت میں اتارا گیا کہ جو بالکل مشابہ موت تھی اور پھر آپ کی ہڈیاں توڑنے کی بجائے آپ کے صلیبی زخموں پر مرہم وغیرہ لگا کر آپ کو ہوش میں آنے تک ایک ایسی قبر میں رکھا گیا کہ جو ایک کمرہ کی طرح کھلی تھی اور یہی وہ تین باتیں ہیں جن کا آیت کریمہ مذکورہ بالا میں ذکر کیا گیا ہے کہ نہ انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ اس کو صلیب پر پوری طرح

خدا تعالیٰ کے فضل سے بے داغ ہے۔ اور اب بھی ہم ایسے بہتان تراشوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ سلسلہ احمدیہ کو کوئی حکومت یا کوئی ملک کسی قسم کی بھی مالی امداد کر رہا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی تائید و نصرت سے یہ جماعت دن دُونی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اور غلط فہمیاں پھیلانے والے حاسدین و مخالفین ناکام و نامراد ہوتے چلے جارہے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ اُن لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ وہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

تکفیرِ منکرین کا مسئلہ

حضرات! ایک اعتراض آجکل جماعت احمدیہ پر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ احمدی حضرت مرزا صاحب کے منکرین کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اُن کو امام الصلوٰۃ نہیں بناتے۔ اُن کے جنازے نہیں پڑھتے۔ اُن سے مناکحت نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ اعتراض جس قدر مضحکہ خیز ہے اس سے کہیں بڑھ کر افسوسناک بھی ہے۔ کیونکہ جب حضرت مرزا صاحب قادیانی، بانیٔ جماعت احمدیہؑ نے وفاتِ مسیح کا اعلان کیا اور اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اس وقت دو سو سے زائد مولویوں نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو کافر قرار دیا اور یہ فتوے دیئے کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ اُن کے پیچھے نماز حرام ہے اگر یہ مسجد میں داخل ہوں تو مسجد پلید ہو جائے گی۔ ان کا مال چُرانا درست ہے۔ یہ واجب القتل ہیں وغیرہ۔ پس کفر کا فتویٰ دینے اور دیگر معاملات میں سوشل بائیکاٹ کرنے کا فتویٰ پہلے ہمارے مخالف علماء نے دیا۔ جب اس معاملہ میں اُن کی طرف سے پہل ہوئی تو اس کے ردِّ عمل کے طور پر حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہؑ کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ جو ایک کلمہ گو کو کافر کہتا ہے تو حدیثِ نبوی کی رُو سے وہ کفر اُلٹ کر اُسی پر پڑتا ہے۔ لہذا ہمارے مخالف بھی اس فتویٰ کی زد میں آکر کافر بن گئے۔ اب ہم بھی اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے، نہ اُن کا جنازہ پڑھیں گے اور نہ مناکحت کریں گے۔

پس ہمارے مخالفین جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدی غیر از جماعت لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں، اُنہیں یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ کفر کا فتویٰ پہلے خود اُنہی کے علماء نے جماعت احمدیہ پر لگایا۔ جماعتِ احمدیہ نے تکفیر المسلمین میں ہرگز سبقت یا پہل نہیں کی۔ اسی بات کو حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے یُوں بیان فرمایا کہ:۔

"کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کُفر سے پہلے شائع ہُوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے ...... پھر جبکہ ہمیں اپنے فتوؤں کے ذریعہ سے کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہو گئے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اُلٹ کر اُسی پر پڑتا ہے تو اس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب انہی کے اقرار کے ہم انہیں کافر کہتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰)

اِسی طرح آپؑ نے فرمایا ؎

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مُہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

لیکن اگر اس کے باوجود آجکل ہمارے مسلمان بھائیوں کو اصرار ہو کہ جماعت احمدیہ اپنے اس موقف میں نظرِ ثانی کر کے اس تکفیر کو واپس لے لے تو اس کے لئے حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ نے اپنی اسی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵ میں یہ "سہل علاج" بیان فرمایا ہے کہ:۔

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جبکہ قریباً دو سَو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور اُنہیں کے فتویٰ سے یہ ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دُوسرے لوگوں میں تخمِ دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو اُن کو چاہیئے کہ اُن مولویوں کے بارہ میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مُسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں اُن کو مُسلمان سمجھ لوں گا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذّب نہ ہوں۔"

پس جب تک غیر احمدی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر فتویٰ دینے والوں کے کُفر کا اشتہار نہ دے دیں تب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ یہ سہل علاج حضورؑ نے بارہا الحکم اور بدر اخبار میں بھی پیش کیا ہے۔ مگر کسی کو بھی اِس طریق کو اختیار کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ ہم پر تکفیر المسلمین کا اعتراض کرنے والوں پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

بھائیو! جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہمارے مخالف علماء کا یہ طرزِ عمل ہمارے لئے کوئی قابلِ تعجب بات نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:۔

"اِذَا خَرَجَ هٰذَا الْاِمَامُ الْمَهْدِيُّ فَلَيْسَ لَهٗ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِلَّا الْفُقَهَآءُ خَاصَّةً"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)

یعنی جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے تو اُس کے کُھلے دشمن بالخصوص فقہاء ہی ہوں گے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک خالص اسلامی جماعت ہے جو حقیقی اسلام کی علمبردار اور عُشاق و خُدّامِ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ یہ وُہ جماعت ہے جس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا بے نظیر نظام قائم ہو چکا ہے یہی وہ واحد جماعت ہے جس میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت قائم ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے اور يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے مؤید جماعت ہے اور اسی جماعت نے موجودہ دہریت و الحاد کے دَور میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ شاعرِ مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملّتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۷-۱۸)

اور علامہ نیاز فتحپوری رقمطراز ہیں:۔

"اِس وقت تمام اُن جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں صرف ایک جماعت ایسی ہے جو بانیٔ اسلام کی متعیّن کی ہوئی شاہراہِ زندگی پر پُوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے۔ گو اس کا احساس تنہا مجھ ہی کو نہیں بلکہ احمدی جماعت کے مخالفین کو بھی ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مجھے اس کے اظہار میں باک نہیں اور اُن کو رعونتِ نفس یا احساسِ کمتری اس اعتراف سے باز رکھتا ہے۔"

(رسالہ "نگار" ماہ نومبر ۱۹۵۹ء)

پس ہمارے مخالفین جس قدر چاہیں ہمارے خلاف غلط فہمیاں پھیلائیں۔ جس قدر چاہیں جھُوٹے پروپیگنڈے کریں۔ جس قدر چاہیں ہم پر کفر کے فتوے لگائیں۔ جتنا جی چاہے بُرا بھلا کہیں۔ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جس قدر چاہیں قرار دادیں پاس کریں، لیکن یہ یاد رکھیں کہ جماعتِ احمدیّہ کی نوّے سالہ تاریخ اس امر پر شاہدِ ناطق ہے کہ آخر کار معاندین و مخالفین ناکام و نامراد ہوئے اور جس جماعت کو نیست و نابُود کرنے کے لئے اُنہوں نے ناخنوں تک زور لگایا وہ جماعت آج خدا کے فضل سے اکنافِ عالم میں مضبوط بنیادوں پر ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ جماعتِ احمدیہ کی زندگی میں جو دُوسری صدی آئے گی وُہ غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ جس کے استقبال کے لئے ہم تیاری کر رہے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس قدر ہماری مخالفت ہوگی اسی قدر ہماری جماعت ترقی سے ہمکنار ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو! کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں ...... دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا میں اس کے ساتھ ہوں اور وُہ میرے ساتھ ہے۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

نیز آپؑ فرماتے ہیں کہ:۔

"خوش رہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی۔ اور رُوح القُدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خُدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سُنو اور چُپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۲)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وُہ اپنی اِس جماعت کو تمام مُلکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور بُرہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وُہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں غلبۂ اسلام کے دن جلد دکھائے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؏

وصیتیں

نوٹ :— وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ **سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان**

وصیت نمبر ۱۴۳۳۰ — میں مسماۃ شعوری بی بی زوجہ مکرم عباس خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ارکھ پٹنہ حال موسیٰ بنی مائینز (بہار) محلہ احمدی ڈاکخانہ ارکھ پٹنہ ضلع کٹک ۔ صوبہ اڑیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور سونا ۔ کان پھول ۔ ہار ۔ دو تولہ دو ماشہ قیمت اندازاً/۶۰۰ روپے مہر جو خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے ۔/۳۲۵ روپے ۔ گھریلو سامان/۷۵ روپے میزان/۲۰۰۰ روپے ۔ اس کے علاوہ ایک تولہ سونا ہے جس کی قیمت سات صد ہے کل میزان/۲۷۰۰ روپے۔

میں اس دو ہزار سات صد روپیہ کے ۱/۱۰ واں حصّے کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز کو اسکی اطلاع دونگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو اس کا ۱/۱۰ واں حصّے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ ابراہیم صدر جماعت	نشان انگوٹھا شعوری بی بی	شیخ عبد العلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا

گواہ شد ۔ لطف الرحمٰن خاں

وصیت نمبر ۱۴۳۴۲ — میں مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ مکرم علی احمد خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ایک مکان ہے جس کی قیمت/۵۰۰ روپے ہے ۔ مہر مبلغ/۵۰۴ روپے ہے ۔ جس کے بدلہ میں خاوند نے یہ زمین میرے نام کر دی ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ واں حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ میری اس وقت منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ سونا بصورت زیور ایک تولہ قیمت/۶۰۰ روپے چاندی ۲۵ تولہ کمر پٹی قیمت/۳۰۰ روپے ۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شمشیر علی خاں کیرنگ	ہاجرہ بی بی	حنیف خاں کیرنگ

وصیت نمبر ۱۴۳۴۴ — میں مسماۃ لطیفاً بیگم زوجہ مکرم عطاء الرحمٰن خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ سونے کا ہار اور کان کا پھول وزن دو تولہ قیمت مبلغ/۱۲۰۰ صد روپے ۔ مہر مبلغ/۱۵۲۵ روپے (پندرہ صد پچیس روپے) جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ چاندی چالیس تولہ ہے جس کی قیمت چار صد روپے (/۴۰۰) ہے۔ میں ان تمام جائیداد کا ۱/۱۰ واں حصّہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میرے مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عطاء الرحمٰن خاں کیرنگ	لطیفاً بیگم	حنیف خاں کیرنگ

وصیت نمبر ۱۴۳۴۵ — میں محمودہ بیگم بیوہ مکرم شیخ عبد المحسن صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ۔ ڈاکخانہ کیرنگ ۔ ضلع پوری ۔ صوبہ اُڑیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے ۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ سونا کان پھول ایک تولہ ۔ ہار ایک تولہ جن کی قیمت/۱۲۰۰ بارہ صد روپیہ ہے ۔ کان کا پھول دو مبلغ/۱۵۰ روپیہ ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ مہر/۸۵۰ آٹھ صد پچاس روپیہ ہے ۔ جو میرے خاوند نے مجھے ادا کر دیا ہے ۔ میں ان تمام جائیداد کا ۱/۱۰ واں حصّے کی وصیت کرتی ہوں ۔ اور اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میرے مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو میں اس کے ۱/۱۰ واں حصّے کی وصیت کرتی ہوں ۔ صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ واں حصّے کی مالک ہوگی ۔ انشاء اللہ ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حنیف خاں کیرنگ	محمودہ بیگم دستخط بزبان اُڑیہ	شیخ عبد العلیم مبلغ کٹک

وصیت نمبر ۱۴۳۴۶ — میں سارہ بیگم زوجہ مکرم مظفر خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری ۔ صوبہ اُڑیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے ۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ میرے پاس سونے کے زیورات مندرجہ ذیل ہیں ۔

کان کا پھول ۱۰ آنا ۔ ہار ایک تولہ ۔ قیمت/۹۰۰ روپیہ مہر مبلغ ایک ہزار پچیس روپیہ (/۱۰۲۵) ہے جو اس وقت میرے خاوند کے ذمہ ہے ۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ واں حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ آئندہ اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو ۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ واں حصّے کی وصیت کرتی ہوں ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد مظفر احمد کیرنگ	سارہ بیگم	شیخ عبد العلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا

گواہ شد ۔ حنیف خاں کیرنگ ۔

وصیت نمبر ۱۴۳۵۹ — میں لبشریٰ پروین بنت مکرم محمد سعید انور مودھا قوم شیخ احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۔

کانوں کے رِنگ طلائی قیمتی/۶۰۰ روپے ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس وقت میں پڑھ رہی ہوں ۔ میرے والد صاحب مجھے بطور جیب خرچ اس وقت/۵ روپے ماہوار دیتے ہیں ۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصّہ چندہ وصیت کی باقاعدگی سے ماہوار ادائیگی کرتی رہوں گی ۔ زندگی میں اگر کوئی جائیداد یا آمدن پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد وتر کہ جو بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کرونگی ۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ۔ المرقوم عبد القادر دہلوی قادیان ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد سعید انور والد موصیہ	لبشریٰ پروین	لبشیر احمد بہار

درخواست دعا

۱ ۔ مکرم برادرم قریشی محمد یوسف صاحب بیجاپوری مقیم حیدر آباد کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ عالیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب ناگنڈ کو ان دنوں سینہ کے دائیں حصّہ میں زخم ہو گیا ہے درد کی وجہ سے بے چینی رہتی ہے ۔ اور سینہ کے بائیں حصّہ میں بھی تکلیف شروع ہو رہی ہے ۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار ۔ لبشارت احمد حیدر قادیان ۔

۲ ۔ مکرم الطاف حسین صاحب نائک آسنور آج کل قادیان آئے ہوئے ہیں اُنہوں نے مبلغ/۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں ۔ انہوں نے محکمہ فارسٹ رینجر ہیں پوسٹ کے حصول کے لئے امتحان دیا ہے ۔ اس میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ ۳ ۔ مکرم مسعود احمد صاحب ڈار آسنور کشمیر آج کل قادیان آئے ہیں اُنہوں نے مبلغ/۲ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں ۔ انکی اہلیہ محترمہ کی صحت عام طور پر خراب رہتی ہے ۔ احباب کرام سے اُنکی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے ۔ مینیجر بدر قادیان ۔

تیسری آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس بقیہ صفحہ اول

جماعت احمدیہ کی طرف سے رنگ برنگ کے پھولوں سے سجا ہوا ایک گلدستہ پیش کیا اور حاضرین سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح بیہ انواع و اقسام کے پھول ایک گلدستہ کی شکل میں زینت دیتے ہیں اسی طرح ہم احمدیوں کے ایمان کے گلدستہ میں مختلف نبیوں اور رسولوں کے پھول سجے ہوئے ہیں۔ ہم سب پر ایمان لاتے اور انکی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ مل جل کر پیار و محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کے رشی منی اوتار اور مذہبی راہنماؤں کی صدق دل سے عزت و احترام کریں۔ حاضرین کرام اس کارروائی سے بہت محظوظ ہوئے۔ آخر میں امیر جماعت کلکتہ مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی ایم اے نے جملہ حاضرین، مقررین کرام اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور ساڑھے سات بجے اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا دن

۸ر اپریل صبح دس بجے مسجد احمدیہ میں جماعتہائے احمدیہ بنگال کے احباب کے درمیان مقابلہ جات شروع ہوئے۔ حسن قرأت۔ نظم خوانی۔ اذان تقریر اور ذہانت میں اطفال۔ خدام اور انصار نے بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔ اسی طرح کے مقابلہ جات کلکتہ کی جماعت میں قبل ازیں کروائے جا چکے تھے۔ بعد نماز مغرب سالانہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس مسجد احمدیہ میں ہی زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت کلکتہ کے انعام پانے والوں کو اور مکرم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی نے جماعتہائے احمدیہ بنگال کے اول دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ تقاریر کے پروگرام میں پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ اور آپ کی سیرت کے چند واقعات بیان کئے۔ خاکسار منیر احمد بانی سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء بےسروسامانی کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ غالب آئیں گے۔ اور پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ صداقت انبیاء کو پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی ہے۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے کہا کہ آج بنگال کی مختلف جماعتوں کے کثیر احمدی احباب *

کو دیکھ کر کتنی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ فریضۂ تبلیغ کو احسن طور پر بجا لائیں۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے تزکیہ نفس کی ضرورت پر زور دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تزکیہ نفس کے جو ذرائع بیان فرمائے ہیں ان کو بھی پیش کیا۔ اس کے بعد آسام کے ایک نو احمدی دوست مکرم حبیب القادر صاحب نے بزبان انگریزی تقریر کی آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی تفسیر قرآن میری ہدایت کا موجب بنی جو تراجم میں نے قبل ازیں پڑھے ہوئے تھے ان میں بعض ایسی باتیں درج ہیں جن کو ذہن قبول نہیں کرتا۔ مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دُعا کی اہمیت پر زور دیا بعدہٗ مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل نے حالات حاضرہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ وہ کس شان سے پوری ہوئی ہیں۔ مکرم احمد توفیق صاحب چوہدری نے بزبان بنگلہ تقریر کی آپ نے کہا کہ ایک صدی قبل جو آواز اکیلی تھی وہ اب ایک کروڑ ہو گئی ہے۔ اسلام کی حالت زار کا جو نقشہ مولانا حالی نے کھینچا ہے انہیں جذبات پر مشتمل نظم بنگلہ کے مشہور شاعر قاضی نذر الاسلام نے بھی کہی ہے۔ غرض حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت عین ضرورت زمانہ کے وقت ہوئی۔ آخر میں اپنی صدارتی تقریر میں مکرم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمایا کہ چودھویں صدی ہجری ختم ہونے والی ہے اب بہت جلد ایک روحانی انقلاب آنے والا ہے۔ اس لئے ہمیں مخالفت سے قطعی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ یہ تو ہمارے لئے کھاد کا کام دیتی ہے آپ نے تبلیغ کی اہمیت اور بنگال میں تبلیغ کی توسیع اور باہمی اتحاد و اتفاق کے کام کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

بعدہٗ امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مکرم سید نور عالم صاحب احمدی نے جماعت کلکتہ کی کارگزاری اور احباب کے پُرخلوص تعاون کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا اور دعا پر تیسری سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ ہماری یہ کانفرنس توقعات سے بڑھ چڑھ کر کامیاب رہی۔ جس کی وجہ سے احمدیت اور اسلام کا پیغام ایک وسیع تعلیم یافتہ طبقہ تک پہنچایا جاسکا سامعین جلسہ خدا کے فضل سے بڑا اچھا اثر لے *

* کر گئے۔ بعض ناگہانی دشواریاں بھی سامنے آئیں۔ لیکن ہمارے جلسہ پروگرام کے عین مطابق منعقد ہوتے رہے۔ مقامی حکام نے جماعت کے ساتھ ہر طرح تعاون کیا جس کے لئے ہم انکے شکر گذار ہیں +

سیدہ اختر بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی

مدراس میں تیمارداری اور دیگر خدمات بجالانے والے

بدر کی گذشتہ اشاعت میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مدراس میں "گردے" کے اپریشن کی تفصیل درج ہو چکی ہے۔ یہ تفصیل محترم صاحبزادہ صاحب کے گرامی نامہ محررہ ۱۶ اور ۱۷ سے لی گئی تھی اول الذکر گرامی نامہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بعض دیگر امور کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ اور ہفتہ زیر اشاعت مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس کی طرف سے بھی اسی سلسلہ میں بعض کوائف موصول ہوئے اخبار کی محدود گنجائش کے پیش نظر ان کا ملخص درج کرتے ہوئے دعا ہے کہ حضرت بیگم صاحب محترمہ کی تیمارداری کے سلسلہ میں جن بھائیوں اور بہنوں نے تیمارداری اور دیگر خدمات بجالانے کی سعادت پائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

(۱) محترم صاحبزادہ صاحب مع حضرت بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ قادیان سے ۲۶ مارچ کو روانہ ہو کر ۲۹ مارچ کو مدراس پہنچے اس مقدس قافلہ کے ساتھ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب بھی ہیں۔

مدراس ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت نے مقدس خاندان کا پُرتپاک استقبال کیا۔ محترم شیخ محمد رفیق صاحب کے مکان پر قیام ہوا۔ ۷ر اپریل کو اپریشن ہوا۔ (اس کی تفصیل پہلے شائع ہو چکی ہے۔) محترم سیٹھ محمد معین الدین کی بہو محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد چند روز قبل ہی مدراس پہنچ چکی تھیں (موصوفہ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور مکرم احمد اللہ صاحب کی ہمشیرہ ہیں) آپ کو اپریشن کے بعد سے سیدہ حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں سارا دن رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مریضہ محترمہ کے لئے پرہیزی کھانے کا انتظام مکرم احمد اللہ صاحب کے ہاں ہے۔

(۲) اپریشن سے ایک روز قبل حیدرآباد سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مع اہل و عیال اور بنگلور سے محترم بی ایم بشیر احمد صاحب یادگیر سے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت یادگیر مع اہلیہ محترمہ مرحوم سیٹھ رشید احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی حیدرآباد سے تشریف لائی تھیں۔ ان سب کے علاوہ مقامی طور پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مدراس کو بھی حسب موقعہ خدمات کی سعادت حاصل رہی۔

(۳) ۶ر اپریل کو اپریشن سے قبل اجتماعی دعا ہوئی صدقہ کے طور پر ایک بکرا ذبح کیا گیا۔

(۴) ہندوستان کی تمام جماعتوں کی طرف سے اور انفرادی طور پر بے شمار خطوط اور ٹیلیگرام آرہے ہیں۔ سب جگہوں پر گویا سارے عالم احمدیت میں بارگاہ الٰہی میں حضرت بیگم صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے پُرخلوص دعائیں کی جا رہی ہیں۔ آمدہ ڈاک کا جواب دینے کے لئے مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس پوری مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔

مقامی خواتین کے علاوہ احباب جماعت مدراس میں سے محترم علی محی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر محترم شیخ محمد رفیق صاحب سیکرٹری مال مکرم محمد احمد اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور محترمہ امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش قادیان اور محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ کو تیمارداری اور دیگر مختلف قسم کی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل رہی۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

(۵) بیرونی ممالک سے بھی خطوط اور تاریں مزاج پُرسی کے بارہ میں آرہی ہیں۔ اور سب خلوص قلب سے دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب دعاؤں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ کو اس طور پر شفایاب فرمائے کہ کسی طرح کا کوئی نقص باقی نہ رہ جائے۔ آمین۔

درخواست دُعا

مکرم محترم چوہدری ریاض احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودہا کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری نثار احمد صاحب ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کے دونوں گُردے صحیح طور پر کام نہیں کر رہے۔ بے حد کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شافی مطلق اپنے فضل اور رحم سے اس عزیز کو صحت کاملہ عاجلہ سے سرفراز فرمائے اور جملہ پریشانیاں دور ہوں۔ اگر کوئی دوست خصوصاً غیر ممالک کے احباب میں سے کسی ایسی ARTIFICIAL KIDNEY کے متعلق بتا سکیں جو گھر پر استعمال کی جا سکتی ہو یا تبدیلی گُردہ کے متعلق معلومات بہم پہونچا سکیں تو اُن کی مہربانی ہوگی۔ خاکسار۔ صلاح الدین A-87 رحیم پارک ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

ہندوستانی آئین اور "مذہبی آزادی کا بل" بقیہ اداریہ (۲)

اور اپنے جذبات پیش کئے تو قابلِ صد احترام وزیرِ اعظم شری مرار جی ڈیسائی نے وفد کو اس مفہوم کا یقین دلایا کہ بل پر غور و فکر کے وقت ان کے جذبات و احساسات کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ اور کہ بل کو جوں کا توں پاس نہ ہونے دیا جائے گا۔ لیکن جب تک یہ بل پارلیمنٹ میں منظوری کے لئے پیش ہے۔ تبلیغی مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کا اس بل کے مضمرات سے بے چین ہونا لازمی ہے۔ اس لئے ہماری درخواست ہے۔ کہ اوّل تو اس بل کو پارلیمنٹ میں منظوری کے لئے پیش کئے جانے کی ہی اجازت نہ ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ بل صریح طور پر منظور شدہ آئینِ ہند کی واضح دفعات کے خلاف ہے۔ اور اگر ایسا ممکن نہیں تھا تو ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر اور دستورِ ہند میں دیئے گئے تحفظات کو برقرار رکھنے کے لئے پارلیمنٹ کو اسے مسترد کر دینا چاہیئے۔

آخر میں ہم ایک اہم بات کا اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ ایک مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے۔ اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ چونکہ زیرِ نظر بل کی زد سیدھے طور پر مذہبی تبلیغ پر پڑتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس موضوع پر قلم اُٹھانا ضروری سمجھا۔ جس اہم بات کا ذکر ہم اس وقت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ عرصہ نوّے برس سے نہایت محبت اور پیار کے ساتھ ساری دنیا میں اسلام کے پیغام کو پہنچا رہی ہے۔ اور یہ بات فخر کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی با دلائل پُر از محبت تبلیغ سے لاکھوں لاکھ افراد دُنیا کے مختلف بیرونی ممالک میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ اوّل تو ہماری جماعت ایک غریب مگر نوعِ انسان سے پُر خلوص جذباتِ محبت کی حامل ہے۔ دُوسرے اس کے پاس نہ کوئی حکومت ہے نہ دولت کے انبار جس سے یہ خیال کیا جا سکے کہ اس جماعت کی تبلیغی کامیابی مذکورہ ذرائع کی مرہونِ منت ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس جماعت نے کسی بھی جگہ نہ کسی ظاہری طاقت یا قوت کے زور سے یا کسی نوع کا لالچ اور حرص دلا کر اپنی تبلیغی مہم کو کامیاب بنایا ہے۔ اور نہ ہی ایسے طور طریق کو ہمارے ہاں پسند ہی کیا جاتا ہے۔ یہ جماعت اس بات پر پختہ یقین رکھتی ہے کہ کسی شخص کو ایسے ذرائع سے اپنا ہم عقیدہ بنا لینا نہ صرف غیر مفید ہے بلکہ ایسا کرنے سے جماعت کے مخلص افراد میں اضافہ ہونے کی بجائے منافقوں کی ہی تعداد بڑھتی ہے۔ جسے کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اس جماعتی تجربہ کی بناء پر ہم تیاگی صاحب کو کہنا چاہیں گے۔ کہ اُن کو ایسے افراد کے لئے پریشان نہیں ہونا چاہیئے، جو اپنے مذہب اور عقیدے میں ناپختہ ہیں۔ اور مذہبی پہلو سے گویا بے پیندے کے لوٹے ہیں جس طرف بوجھ پڑا اُدھر ہی جھک گئے۔ اگر ہماری بات مانیں تو انہیں ایسے افراد کو سابقہ مذہب میں رکھنے کے لئے کسی آئینی ترمیم کا سہارا لینے کی بجائے انہیں اپنے پسند کے مذہب پر رہنے دیں۔ مذہبی نقطۂ نظر سے ایسے لوگوں کا وجود نہ تو سابقہ مذہب کے لئے فائدہ مند ہے اور نہ ہی نئے مذہب میں داخل ہو کر وہ اُسے کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ حقیقتًا ایسے لوگوں کا کوئی مذہب ہی نہیں ہوتا۔ صرف نام کے مذہبی کہلاتے ہیں۔ اُن کے لئے سر کھپانے سے حاصل تو کچھ نہ ہوگا۔ البتہ اس سے ہندوستان کی اُس ساکھ اور قدر و منزلت کو ضرور نقصان پہنچے گا جو مذہب کی آزادی کے سلسلہ میں ساری دُنیا میں اُسے حاصل ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہر مذہب پسند ہندوستانی کا سر فخر کے ساتھ ہر جگہ اُونچا رہتا ہے۔!!

درخواستِ دُعا: (۱) مکرم ممتاز احمد صاحب کیرنگ کا ۲/۲۹ کو پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ حالت اچھی نہیں ہے۔ اُن کی کامل صحت کے لئے (۲) مکرم سعید احمد عرف جمعہ صاحب چودہ کلاٹ کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے، کٹک میڈیکل میں زیرِ علاج ہیں شفایابی کے لئے (۳) محترمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحمید صاحب کو سبھی کا کٹک نرسنگ ہوم میں پیٹ کا آپریشن ہوا ہے کامل شفایابی کیلئے احبابِ جماعت دعا فرمائیں (خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ انچارج کٹک)

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۹ء بروز بُدھ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مکرمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم ساکن مظفر پور (بہار) کا نکاح مکرم سید محمود احمد صاحب ولد مکرم سید منیر الدین صاحب ساکن ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش) کے ساتھ مبلغ سات ہزار پانچ سو روپیہ (Rs. 7500/-) حق مہر کے عوض پڑھایا۔ اس خوشی کی تقریب پر مکرم سید محمود احمد صاحب نے شکرانہ فنڈ ۱۲۵ ...... درویش فنڈ ...... ۱۰۰ صدقہ ۵۰-۱۲ اور اعانتِ بدر ۵۰-۱۲ روپے ادا کئے ہیں۔

فجزاہُ اللہ احسن الجزاء۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت و رحمت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ قائم مقام امیر مقامی قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ کئی سالوں سے دِل کا ایک والو بند ہونے کے سبب علیل ہیں۔ مسلسل علاج کے باوجود اُن کی صحت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ آج کل وہ حیدر آباد میں ایک یونانی حکیم کے زیرِ علاج ہیں اور صحت میں کچھ بہتری محسوس کر رہی ہیں۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے تاکہ ہماری پریشانی دُور ہو اور یکسوئی سے خدمتِ دین کی توفیق ملے۔ آمین۔

(۲) نیز خاکسار کے برادرِ نسبتی سید شوکت علی صاحب نے مبلغ دس روپے صدقہ ادا کر کے درخواست کی ہے کہ اُن کے کاروبار میں برکت، مشکلات کے ازالہ اور تمام اہلِ خاندان کی صحت و سلامتی کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا مکرم ڈاکٹر ایم انوار الحق صاحب بھونیشور سے اپنے بڑے لڑکے کے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظرِ دعوت و تبلیغ قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR,
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
وِرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۱۲ - ۱۳ مئی ۱۹۷۹ء

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس میں وفود یا نمائندے بھجوا کر ستشکریہ کا موقعہ دیں۔ چونکہ کانفرنس پہلی دفعہ ہو رہی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ کانفرنس کامیاب طور پر منعقد ہو۔ باہر سے آنے والے مہمان بمبئی سنٹرل پہنچ کر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی اس کانفرنس کے صدر مجلس استقبالیہ ہیں۔

AHMADIYYA MUSLIM MISSION,
17, Y.M.C.A. ROAD,
BOMBAY - 400008.

خاکسار:- غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے

عہدہ داران مال توجّہ فرماویں!

جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ بھارت کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا۔ کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت اور عہدیداران مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کر کے ممنون فرماویں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) جن جماعتوں کے پاس وصولی شدہ چندہ مرکز میں قابل ترسیل ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ جمع شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اور آئندہ ساتھ کے ساتھ التزام کے ساتھ رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اپنی مالی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

درخواست دعا

برادرم مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب گنائی بھدرواہ کی ملازمت کا تقرر حال ہی میں ہوا ہے۔ موصوف نے مبلغ پچاس روپے (چندہ اخبار بدر -/۱۵ اعانت بدر -/۱۰ شکرانہ فنڈ -/۲۰ اور درویش فنڈ -/۵ روپے) بھجوائے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ تقرر باعث برکت کرے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر
نائب مدیر اخبار بدر

سٹاپ پریس

پروگرام دورہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ اڑیسہ و بنگال

جملہ عہدیداران جماعت احمدیہ صوبہ اڑیسہ و بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۸ ۵/۷۹ کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۸ ۵/۷۹	کٹک	۲ ۶/۷۹	۱	۳ ۶/۷۹
کلکتہ	۱۰ ۵/۷۹	۵	۱۵ ۵/۷۹	کیندرہ پاڑہ	۳	۱	۴
سورو	۱۵	۱	۱۶	سونگھڑہ	۴	۲	۷
بھدرک	۱۶	۱	۱۷	چودوار	۷	۱	۸
تاراکوٹ	۱۷	۱	۱۸	کوٹ پلہ	۸	۱	۹
کٹک	۱۸	۴	۲۲	پنکال	۹	۲	۱۲
سرلو نیاگاؤں	۲۲	۱	۲۳	کرڈاپلی ارکد پٹنہ	۱۲	۳	۱۶
بھوبنیشور	۲۴	۱	۲۵	تالبرکوٹ	۱۶	۱	۱۷
نیامی پدنپدا	۲۵	۱	۲۶	کٹک	۱۷	۱	۱۸
خوردہ	۲۶	۱	۲۷	جھاڑ سونگھڑہ	۱۸	۲	۲۱
کیرنگ	۲۷	۳	۳۰	بسنہ پردا	۲۱	۲	۲۴
رنگاؤں	۳۰	۱	۳۱/۵	روڑکیلہ	۲۴	۲	۲۶
مانکاگوڈا	۳۱ ۵/۷۹	۱	۱ ۶/۷۹	کلکتہ و مضافات بنگال	۲۷ ۶/۷۹	۵	۱ ۷/۷۹
نیاگڑھ	۱ ۶/۷۹	۱	۲ ۶/۷۹	قادیان	۳ ۷/۷۹	-	-